

## 12287-حامله عورت کو طلاق دینا

سوال

مجھے میرے خاوند نے حمل کی حالت میں طلاق دے دی اور وضع حمل سے قبل رجوع کریا، اور کہنے لگا: بھاری طلاق نہیں ہوتی کیونکہ حاملہ عورت کو طلاق نہیں دی جاسکتی، اس لیے میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ مجھے حقیقتاً طلاق ہوتی تھی یا نہیں؟

میرے خاوند مجھ سے بہت محبت کرتا ہے اور میں بھی اسے بہت محبت کرتی ہوں، ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں برائے مہربانی آپ جتنی جلدی ہو سکتے اس کا جواب دیں کہ آیا طلاق ہوتی تھی یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا حاملہ عورت کو طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

یہ مسئلہ عام لوگوں میں چل رہا ہے، کچھ عوام کا خیال ہے کہ حاملہ عورت کو طلاق واقع ہوتی کی طلاق واقع ہو جاتی ہے، مگر علم نہیں کہ ان کا یہ خیال اور گمان کیاں سے آیا ہے، علماء کرام کی کلام میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے.

بلکہ سب اہل علم اس پر متفق ہیں کہ حاملہ عورت کو دی کی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور اس پر اہل علم کا اجماع ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں.

طلاق دینے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دو حالتوں میں طلاق دی جائے:

پہلی حالت:

بیوی حاملہ ہو، اسے طلاق دی جائے تو یہ سنت طریقہ ہو گا بد عی نہیں.

دوسری حالت:

عورت پاک ہو اور اس سے خاوند نے جماع نہ کیا ہو، یعنی عورت اپنے حیض یا نفاس سے پاک ہوتی ہو اور خاوند نے اس سے جماع نہ کیا ہو تو اس حالت میں دی کی طلاق سنت طریقہ کے مطابق ہو گی نہ کہ بد عی طریقہ پر

ویکھیں: فتاوی الطلق للشیخ ابن باز (1/45-46).

جب اس نے عدت میں ہی رجوع کر لیا ہے تو وہ اس کی بیوی بن جائیگی، کیونکہ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے اور اس کا خاوند وضع حمل سے قبل بیوی سے رجوع کر سکتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔(اور حمل والیوں کی حدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر لیں)۔ الطلاق (4)۔

حاملہ عورت کی حدت یہی ہے چاہے وہ طلاق یافتہ ہو یا اس کا خاوند فوت ہو جائے، اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اس طلاق کو شمار کرے۔

واللہ اعلم۔